پیام لطیف رحمتہ اللہ علیہ

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ (۱۶۸۹ء۔ ۱۷۵۲ء)

شاہ عبداللطیف رحمتہ اللہ علیہ کے سال پیدائش کے سلسلے میں جس روایت کو مستند مانا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ ۱۶۸۹ء میں سید شاہ حبیب کے گھر ضلع مٹیاری کے علاقے ہالہ میں پیدا ہوئے۔ سرزمین سندھ ایسے قلندروں کا مسکن ہے جن کی گفتار و کردار اور عمل دنیا کی ذہنی، فکری اور روحانی تربیت اور فیوض و برکات کا باعث بنے۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ بھی ایسی ہی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ نے سندھ کی دھرتی کو اپنے سندھی کلام سے محبت، امن، رواداری اور بھائی چارے کا گہوارہ بنانے کی تعلیم دی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا آباد کردہ ریت کا ٹیلہ "بھٹ" دنیا میں بھٹ شاہ کے نام سے مشہور ہوا، جس کی شہرت روز افزوں ہوتی چلی جارہی ہے۔ آپ کی شاعری کا مجموعہ "شاہ جو رسالو" کے نام سے شائع ہوا جس کا منظوم ترجمہ شیخ مبارک علی ایاز المعروف شیخ ایاز (۱۹۲۳ء۔ ۱۹۹۷ء) نے کیا۔ "شاہ جو رسالو" یعنی "شاہ کا رسالہ" کے مختلف حصے ہیں۔ جن میں سے ہر حصے کو "سر" کہا جاتا ہے "سر کلیان" سے "سر بلاول" تک "شاہ جو رسالو" اٹھائیس حصوں پر مشتمل ہے۔

شیخ ایاز (مترجم) (۱۹۲۳ء۔ ۱۹۹۷ء)

شیخ ایاز، جن کا پورا نام شیخ مبارک علی ہے، کی جائے ولادت صوبہ سندھ کا شہر شکار پور ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام شیخ غلام حسین تھا جنھیں سندھی، فارسی اور اردو زبان کے ساتھ بڑا لگاؤ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے گھر میں اس زمانے کے معروف رسائل: "ہمایوں"، "ادبی دنیا" اور "نیرنگِ خیال" وغیرہ باقاعدگی سے آتے تھے۔

شیخ ایاز نے میٹرک تک کی تعلیم اپنے آبائی شہر شکار پور ہی میں حاصل کی۔ اس کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کراچی چلے گئے لیکن ناسازگار حالات کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکے اور شکار پور لوٹ آئے مگر حالات سازگار ہوتے ہی ازسرِنو حصولِ تعلیم کا ناتا جوڑا اور کراچی سے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔

شیخ ایاز کا شمار جدید سندھی ادب کے بانیوں میں کیا جاتا ہے۔ آپ کو ترقی پسند شاعر اور سندھی صوفی بزرگ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کے منظوم مترجم کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

آپ کا پہلا ادبی کارنامہ شکار پور سے ادبی رسالے "آگی قدم" کا اجرا تھا۔ آپ کو شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بے پناہ عقیدت کی بنا پر ان کے مزار کے نزدیک ہی سپردِ خاک کیا گیا۔

تصانیف: ساہیوال جیل کی ڈائری، نیل کنٹھ، نیم کے پتے اور دنیا ساری خواب۔

اعزاز: آپ کی ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے ہلالِ امتیاز سے نوازا اور آپ فیض احمد فیض ایوارڈ کے حق دار بھی ٹھہرے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وابستہ	جڑا ہوا، منسلک ہونا	مرتبہ	مقام
تمنا	خواہش، آرزو	فوقیت	برتری
رب کریم	کرم کرنے والا مراد اللہ کی ذات	قادرِ حقیقی	حقیقی قدرت رکھنے والا / حقیقی مالک

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

پتھر	سنگ ریزے	تعریف	توصیف
قیمتی موتی	گوہرِ بے بہا	علم والا، صاحب علم	علیم
نافرمانی / گناہوں کا طوفان	طوفانِ معصیت	چھ سمتوں کا مالک یعنی پورے جہان کا مالک	والی شش جہات
ارادہ / وعدہ کرنا	عہد	ایمان کا مکمل ہونا	ایمانِ کامل

اشعار کی تشریح

09814001

بند 1:

تیری ہی ذات اوّل و آخر   تُو ہی قائم ہے اور تُو ہی قدیم

تجھ سے وابستہ ہر تمنا ہے   تیرا ہی آسرا ہے، ربِّ کریم

کم ہے جتنی کریں تیری توصیف   تُو ہی اعلیٰ ہے اور تُو ہی علیم

والی شش جہات، واحد ذات   رازقِ کائنات، ربِّ رحیم

مفہوم: اے اللّٰہ! تیری ہی ذات اوّل و آخر ہے اور تو قائم و قدیم ہے۔ ہماری ہر تمنا تجھ سے وابستہ ہے اور تیرا ہی آسرا ہے۔ ہم تیری جتنی تعریف کریں کم ہے تو اعلیٰ و علیم ہے۔ تو ہر سمت کا واحد مالک اور رازق کائنات و ربِ رحیم ہے۔

تشریح:

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللّٰہ علیہ مشہور صوفی بزرگ اور عظیم صوفی شاعر تھے۔ آپ رحمتہ اللّٰہ علیہ کی شاعری کا مجموعہ "شاہ جو رسالو" کے نام سے شائع ہوا۔ جس کا منظوم ترجمہ شیخ ایاز نے کیا۔ توحیدِ الٰہی، حُبِ رسول، معرفتِ شریعت و طریقت، اخلاقی و اصلاحی موضوعات ان کے کلام کا خاصہ ہیں۔

تشریح طلب بند میں عظیم صوفی بزرگ شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ اللّٰہ کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللّٰہ کی ذات اوّل و آخر ہے۔ نہ اس سے پہلے کچھ تھا اور نہ ہی بعد میں کچھ ہوگا۔ ھُوَ الاوّل ھُوَ الاٰخر یعنی سب سے پہلے جو ذات موجود تھی وہ اللّٰہ کی تھی اور جو باقی رہے گی وہ بھی اللّٰہ کی ذات ہے۔ اس کی ذات بھی اول ہے تو اس کی بات بھی سب سے اول ہے۔ باقی کوئی بھی چیز ہے وہ ثانوی حیثیت تو رکھ سکتی ہے لیکن اول ذات اللّٰہ کی ہے۔ کسی بھی چیز کو فوقیت حاصل نہیں ہے "کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ" یعنی جو کچھ ہے اسے فنا ہے بقا صرف اللّٰہ کو ہے۔

دوسرے مصرعے میں بتایا گیا کہ ہر چیز نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ہر چیز کی انتہا ہے لیکن اللّٰہ کی ذات کو انتہا نہیں ہے۔ وہ ذات قائم ہے قدیم ہے۔ یعنی ہر چیز اپنی سطح سے نیچے آسکتی ہے۔ ہر نئی سے نئی چیز اور ہر پرانی سے پرانی چیز بدل سکتی ہے۔ ہر عروج کو زوال ہے، لیکن اگر کسی ذات کو ہمیشگی ہے تو وہ خدا کی ذات ہے۔ وہ قائم و دائم ہے۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ کائنات کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے جس نے پوری کائنات کو سنبھالا ہوا ہے اور وہ ایک لمحے کو بھی اس سے غافل نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"صرف تیرے رب کی عظمت اور عزت والی ذات باقی رہ جائے گی"۔ (سورۃ الرحمٰن آیت: ۲۷)

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

دوسرے شعر کے پہلے مصرعے میں شاعر اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ اے اللہ! تیرا ہی آسرا ہے اور تجھ سے ہی ہماری امید وابستہ ہیں۔ ہم دنیا میں کسی سے امید رکھ لیں تو اس کو اپنی غرض ضرور ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ اس کے بغیر آسرا بھی کوئی امید بھی نہیں اور اسے غرض بھی کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید رکھنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کی ذات کی رضا حاصل ہو ہے۔ غیر اللہ سے آسرا لگائیں گے تو اس کی اپنی غرض ضرور ہوگی۔ اللہ کی ذات کریم ہے۔ وہ کرم والا ہے دوسرا کوئی خواہش پوری کر بھی دے اس کی اپنی اغراض ضرور ہوں گی کوئی خواہ کتنا ہی اپنا ہو۔ کتنا ہی ہمارے قریب کیوں نہ ہو۔

وہ بندہ کبھی رسوا نہیں ہو سکتا جو اللہ سے آسرا رکھتا ہو اور اس سے وابستہ انسان ہی عزت و تکریم کا حق دار ہے۔ شاعر یہاں اپنی حالت بیان کر رہا ہے کہ میری جو بھی خواہش یا تمنا ہے وہ تجھ سے ہی وابستہ ہے۔ تیرے علاوہ میں کسی سے آرزو نہیں کر سکتا اور نہ ہی خواہش کر سکتا ہوں۔ اے مالک! تیری رضا سے ہی میں ہوں۔ اگر اللہ کسی کا بھلا کرے تو ساری کائنات مل کے بھی اسے نہیں روک سکتی۔

اے اللہ! تیری تعریف جتنی بھی کریں کم ہیں۔ کیوں کہ تو تعریف کے لائق ہے تیری نعمتیں تیرے احسان، ہی مخلوق پر اتنے ہیں کہ انسان ان کا شمار ہی نہیں کر سکتا۔

ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ:

''اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو انہیں پورا نہ کر سکو گے، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے''

(سورہ النحل آیت ۱۸)

اے اللہ! ہماری زبانیں مسلسل چلتی رہیں تب بھی تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ کوئی بھی تیرے سوا اس لائق نہیں کہ اس کی تعریف کی جائے۔ اے اللہ! تیری عنایات ہی اتنی ہیں کہ ہم آخر دم تک بھی ان کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

بقول مرزا غالبؔ:

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

شش جہات یعنی چھ سمتیں، دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے کا والی و مالک اللہ ہی ہے۔ ایک ہی وقت میں ہم اگر سامنے دیکھتے ہیں تو پیچھے نہیں دیکھ سکتے۔ اگر دائیں دیکھیں تو بائیں نہیں دیکھ سکتے۔ اگر ہم اوپر دیکھیں تو اسی وقت ہم نیچے نہیں دیکھ سکتے۔ یعنی یہ صرف اللہ کی ذات ہے جو بیک وقت والیِ شش جہات ہے یعنی وہ ہر طرف دیکھ سکتا ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحم کے ۱۰۰ حصے بنا دیے ہیں اور ایک حصہ زمین پر اتارا یعنی ۹۹ حصے اپنے پاس رکھے۔ وہ ایک حصہ جو مخلوقات میں تقسیم کیا ہے اسی ایک حصے سے والدہ اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے۔ جنگلوں کے درندے پرندے اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں (متفق علیہ)۔ اے اللہ! تو اس مخلوق کو رزق دینے والا ہے۔ اور تجھ سے بہتر کوئی نہیں جو رزق عطا کر سکے۔

بقول حفیظ جالندھری:

زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اس کی قدرت کے
بچھائے ہیں اسی داتا نے دسترخوان نعمت کے

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

وہ رازق کائنات ہے یعنی کائنات کو رزق دینے والا ہے، رازق بہت زیادہ رزق دینے والے کو کہتے ہیں۔ وہ اپنے ماننے اور نہ ماننے والے بلکہ جو اسے جانتے بھی نہیں ان کو بھی رزق پہنچاتا ہے۔ یہ اللہ کی صفت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (سورہ الجمعۃ: آیت ۱۱)

ترجمہ: ”یعنی اللہ ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔“

وہ پتھر میں پلنے والے کیڑے سے لے کر آسمانوں کی حدود وقیود میں بسنے والی ہر مخلوق کو رزق دیتا ہے۔

بند2: 09814002

ایمانِ کامل کے ساتھ جس نے بھی — دل سے مانا، زبان سے جانا
جس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا — اس محمد (خاتم النبیین ﷺ) کا مرتبہ جانا
فوقیت اُس کو دوسروں پہ ملی — اپنی ہستی کو اس نے پہچانا
جس نے اُس قادرِ حقیقی کو — وحدہٗ لاشریک ہے جانا

مفہوم: جس شخص نے بھی دل سے اللہ کو ایک مانا اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا تو اس کا ایمان مکمل ہوا اور اسے دوسروں پر فوقیت ملی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خاطر یہ دنیا بنائی گئی ہے۔

تشریح:

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی بزرگ اور عظیم صوفی شاعر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا مجموعہ ”شاہ جو رسالو“ کے نام سے شائع ہوا۔ اس کا منظوم ترجمہ شیخ ایاز نے کیا۔ توحیدِ الٰہی، حُبِ رسول، معرفتِ شریعت وطریقت، اخلاقی واصلاحی موضوعات ان کے کلام کا خاصہ ہیں۔

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے وہ عظیم صوفی بزرگ شاعر ہیں جنھوں نے اپنی شاعری سے دنیا کو متاثر کیا۔ اپنے کلام سے انسان کو عرفان وآگہی سے آشنا کرنے کی کوشش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلام الٰہی کے ذریعے توحید الٰہی اور حقیقت ومعرفت کا پیغام دیا۔ تشریح طلب بند میں اللہ کی وحدانیت پر دل سے کامل ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ زبان سے اقرار کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ کی ذات واحد ہے۔ وہ کائنات کا واحد خالق ومالک ہے اور اسے سنبھالنے والا ہے۔ اس بات کا دل سے یقین کرنے کے ساتھ ساتھ زبان سے اقرار بھی ضروری ہے۔ اور ایسے لوگ کبھی گمراہ نہیں ہوں گے اور نہ ہی بھٹک سکیں گے۔ کیوں کہ پختہ ایمان کے لیے دل اور زبان سے اقرار ضروری ہے۔

حالی کا کہنا ہے کہ:

عظمت تیری مانے بن کچھ بن نہیں آئی یاں
ہیں خیرہ و سرکش بھی دم بھرتے سدا تیرا

دوسرے شعر میں شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ یہ کائنات یہ دنیا محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی خاطر ہی وجود میں آئی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انسان کا علم اور اس کی معلومات محدود ہیں۔ وہ اس کائنات کے معمولی حصے کو تو جان سکتا ہے، باقی جو کچھ ہے وہ

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

اس کے لیے لامکاں ہے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کی ہستی ایسی ہے جو ہمارے علم میں موجود مقامات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کا نور تو ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی خاطر کائنات بنائی ہے اور وہ اس کا اظہار بھی کرتا ہے۔ ہمیں بھی اس ذات پر پختہ ایمان رکھنا ہے۔

بقول اسماعیل میرٹھی:

محمد (خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ) کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

کامیاب وہی لوگ ہیں اور وہی لوگ فلاح پائیں گے جو حضور خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کی ہستی کو پہچان سکیں گے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کی ذات کی معرفت اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کی پیروی و تقلید ہمارا فرضِ عین ہے۔

چوتھے شعر میں عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ اللہ کے قادر مطلق ہونے کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کو وحدہٗ لاشریک جانا وہی کامیاب و کامران ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

''اور کوئی اس کے برابر نہیں''۔

(سورۃ اخلاص:۴)

وہ ذات واحد ہے اس کا کوئی ہم سر نہیں۔ وہ اپنی ذات میں اور صفات میں اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ وہ ذات لاشریک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے، بے مثال ہے، اس کا کوئی ہم پلہ و ہم سر نہیں ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے کوئی اس کی مثال نہیں۔ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْئٌ یعنی اس کی کوئی مثال نہیں۔ وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا اور بے مثال ہے۔ کوئی چیز اسے مجبور نہیں کر سکتی۔ اور نہ اس ذات کو زوال و فنا ہے۔ اس کے ارادے کے بغیر کوئی پتا تک نہیں ہل سکتا۔

بند 3:

09814003

سنگ ریزوں سے بھر لیا دامن گوہر بے بہا کو چھوڑ دیا
موجِ طوفانِ معصیت نے آہ! میری کشتی کے رُخ کو موڑ دیا
ہائے وہ عہد جس کو اے مالک! اپنی غفلت سے میں نے توڑ دیا

مفہوم: افسوس! انسان نے قیمتی موتیوں کو چھوڑ کر اپنے دامن کو پتھروں سے بھر لیا۔ اور گناہوں کے طوفان نے ہماری کشتی کے رخ کو موڑ دیا۔ افسوس کہ ہم نے اس عہد کو بھی توڑ دیا جو اپنے مالک کے ساتھ کیا تھا۔

تشریح:

شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ مشہور صوفی بزرگ اور عظیم صوفی شاعر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی شاعری کا مجموعہ ''شاہ جو رسالو'' کے نام سے شائع ہوا۔ اس کا منظوم ترجمہ شیخ ایاز نے کیا۔ توحیدِ الٰہی، حبِ رسول ﷺ، معرفت، شریعت و طریقت، اخلاقی و اصلاحی موضوعات ان کے

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

کلام کا خاصہ ہیں۔شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ جو برصغیر کے ایک عظیم صوفی شاعر ہیں اپنی نظم کے اس آخری بند میں اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی غفلت سے اپنے دامن کو سنگ ریزوں سے بھرلیا ہے۔اسے تو بے بہا قیمتی ہیرے دیے گئے تھے لیکن افسوس کہ اس نے ہیرے چھوڑ کر پتھر اٹھا لیے۔انسان کو پیدا کیا گیا تو دونوں ہی راستے اسے بتا دیے گئے تھے یہاں تک کہ ان کے انجام کو بھی واضح کر دیا گیا۔ لیکن افسوس کہ انسان دنیاداری میں بہک گیا۔یہاں تک کہ اللہ سے کیا گیا وہ وعدہ بھی بھول گیا جو اس نے عالمِ ارواح میں اپنے ربّ سے کیا تھا:

ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o

ترجمہ: ''بے شک انسان خسارے میں ہے۔''

(سورۃ العصر، آیت:۲)

اللہ نے انسان کے اندر دونوں صفات رکھی ہیں۔اچھائی بھی برائی بھی۔فرق صرف یہ ہے کہ کوئی انسان اپنی محنت سے اپنے اندر اچھائی کو غالب کر لیتا ہے اور دوسرا غفلت اور لاپروائی برتنے سے برائیوں کا مجموعہ بن جاتا ہے۔شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کو اس بات کا اندازہ ہے کہ ہم اپنے اندر برائیوں کا مجموعہ لیے بیٹھے ہیں۔ہم نے اپنی کشتی کا رخ موڑ کر خود کو گناہوں کی موجوں ہم کنار کر لیا ہے۔اور اب ہم تجھ سے ہی معافی کے طلب گار ہیں۔

بقول مولانا ظفر علی خان:

؎ سراپا معصیت میں ہوں، سراپا مغفرت وہ ہے
خطا کوشی روش میری ، خطا پوشی ہے کام اس کا

شاعر جہاں اپنی غلطیوں کا اعتراف کر رہا ہے وہیں وہ اللہ سے امید بھی کرتا ہے کہ اللہ اس پر رحم کرے گا۔کیوں کہ وہ ذات جہاں غفور ہے وہاں رحیم بھی ہے۔وہ نہ صرف انسان کو معاف کر دیتی ہے بلکہ اُس پر پھر پہلے کی طرح مہربان بھی ہو جاتی ہے۔شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ ہمیں یہ پیغام دینا چاہ رہے ہیں کہ ہمیں خود کو اس مادہ پرستی سے نکالنا ہے جس میں ہم پھنس چکے ہیں۔وہ دورِ جہالت، جہاں سے ہمیں حضور خاتم النّبیینﷺ نے نکال کر ایک نئی تہذیب و تمدن سے روشناس کرایا۔ اب ہمیں اس پیغام کو یاد رکھتے ہوئے خود کو بہتر کرنا ہے۔

بقول حالی:

؎ عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

شاعر کا موقف بھی یہی ہے کہ ہمیں خود کو وہ وعدہ یاد دلانا ہے جو ہم نے اپنے خالق سے کیا تھا۔سورۃ اعراف کی آیت نمبر ۱۷۲ کے مطابق جس عہد کا ذکر کیا ہے اسے ''عہد الست'' کہتے ہیں۔ارشادِ ربانی کا مفہوم ہے کہ اپنے لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جب کہ تمہارے ربّ نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور انھیں خود اُن پر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا۔کیا میں تمھارا ربّ نہیں ہوں؟ انھوں نے کہا تھا۔ہاں، ہم اقرار کرتے ہیں،(یوں نہ ہو کہ) کہیں قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔اس شعر میں اس عہد کی بات ہوئی ہے۔شاعر عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کر رہے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ ہم پر رحم کرے۔ہمیں صراطِ مستقیم پر چلائے اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔اور بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غفور الرحیم ہے۔وہ ستار بھی ہے غفار بھی ہے۔وہ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی بھی کرتا ہے۔بے شک وہی ہے جو سب پر رحم کرنے والا بھی ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

نظم کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اول و آخر اور قائم و قدیم ہے۔ ہماری تمام خواہشات اس سے ہی وابستہ ہیں۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ وہ اعلیٰ اور علیم ہے۔ وہ شش جہات کا والی ہے اور کائنات کا رزاق ہے۔ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کی اسے وحدہٗ لاشریک جانا اور رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا مرتبہ جانا اس نے خود کو جانا اور جس نے خود کو پہچان لیا اس نے اللہ تعالیٰ کو جان لیا۔ افسوس کہ انسان نے اپنا دامن گوہر بے بہا کو چھوڑ کر سنگ ریزوں سے بھر لیا۔ اور اپنے رب سے کیا وعدہ بھی بھول گیا۔

مرکزی خیال

اللہ تعالیٰ کی ذات ازل سے ابد تک ہے۔ تمام مخلوق کا رازق اللہ تعالیٰ ہے اور محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی ذات کو وحدہٗ لاشریک جانا اور رسول کریم کا مرتبہ جانا اس نے خود کو جان لیا اور جس نے اللہ کو جان لیا اس نے خود کو پہچان لیا۔ انسان کو غفلت میں پڑ کر اللہ تعالیٰ سے کیے گئے "عہد الست" کو توڑنے سے بچنا ہے۔

﴿مشق﴾

۱) نظم "پیامِ لطیف" متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔ 09814004

(الف) تیری ہی ذات اول و آخر

(ب) رازقِ کائنات، ربّ رحیم

(ج) تیرا ہی آسرا ہے ربّ کریم

(د) ایمانِ کامل کے ساتھ جس نے بھی

(ہ) جس نے اس قادرِ حقیقی کو

۲) نظم "پیامِ لطیف" کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر نے کس کا آسرا ڈھونڈا ہے؟ 09814005

جواب: شاعر نے قادرِ مطلق یعنی ربّ کریم کا آسرا ڈھونڈا ہے۔

(ب) شاعر کے نزدیک دوسروں پر فوقیت کس کو ملتی ہے؟ 09814006

جواب: شاعر کے نزدیک اس شخص کو دوسروں پر فوقیت ملتی ہے جو اپنی ہستی کو پہچان لیتا ہے۔

(ج) شاعر نے "تُو ہی اعلیٰ ہے اور تُو ہی علیم" کسے کہا ہے؟ 09814007

جواب: شاعر نے خدائے بزرگ و برتر یعنی اللہ ربُّ العزت کو اعلیٰ اور علیم کہا ہے۔

(د) "شش جہات" سے کون کون سی جہت مراد ہے؟ 09814008

جواب: شش جہات سے مراد چھ اطراف یعنی شمال، جنوب، مشرق، مغرب، اوپر اور نیچے۔ اس سے تمام عالم یا پوری کائنات مراد ہے۔

(ہ) شاعر نے گوہرِ بے بہا کو چھوڑ کر کس چیز سے اپنا دامن بھر لیا ہے؟ 09814009

جواب: شاعر نے گوہرِ بے بہا کو چھوڑ کر اپنا دامن سنگ ریزوں سے بھر لیا۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

(د) شاعر کی کشتی کے رُخ کو کس چیز نے موڑ دیا ہے؟ 09814010

جواب: شاعر کی کشتی کے رُخ کو موجِ طوفانِ معصیت نے موڑ دیا۔ مراد ہے زمانے کی مشکلات اور اس کے گناہوں کے سبب وہ بھٹک گیا۔

۴) کالم (الف) کو کالم (ب) کے ساتھ اس طرح ملائیں کہ نظم "پیام لطیف" کے مصرعے مکمل ہو جائیں۔ 09814011

کالم (الف)	کالم (ب)
تیرا ہی آسرا ہے	اور تو ہی علیم
تو ہی اعلیٰ ہے	دوسروں پہ ملی
فوقیت اس کو	ربّ رحیم
رازقِ کائنات	بھر لیا دامن
سنگ ریزوں سے	میں نے توڑ دیا
اپنی غفلت سے	ربّ کریم

۴) نظم "پیام لطیف" کے درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔ 09814012

آسرا، تمنا، توصیف، رازق، دنیا، کشتی، عہد، موج

جواب:

الفاظ	جملے
آسرا	یا اللہ تیرا ہی آسرا ہے۔
تمنا	ہمیں اپنی تمنا کا اظہار کرنا چاہیے۔
توصیف	اللہ کی توصیف جتنی کی جائے کم ہے۔
رازق	رازق کہلانا آسان بات نہیں۔
دنیا	یہ دنیا بڑی خود غرض ہے۔
کشتی	کشتی بہت بڑی ہے۔
عہد	ہمیں اپنا عہد پورا کرنا چاہیے۔
موج	پانی میں ایک بڑی موج اٹھی۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

علم بدیع:

بدیع کے لغوی معنی توانوکھا، نادر یا نئی چیز کے ہیں لیکن اردو ادب کی اصطلاح میں علم بدیع اس علم کو کہتے ہیں جس سے تحسین و تزئینِ کلام کے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔ علم بدیع کی دو قسمیں ہیں: صنائع لفظی اور صنائع معنوی، یعنی لفظوں اور معنوں کے لحاظ سے نکات و باریکیاں بیان کرنا۔ صنائع لفظی و معنوی کا بیان بڑا تفصیل طلب ہے اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سی معنوی لحاظ سے یہاں صرف تین اقسام کو بیان کیا گیا ہے۔

صنعتِ تلمیح:

تلمیح کے لغوی ہیں: اشارہ کرنا۔ ادب کی اصطلاح میں کلام میں کسی مشہور قصّے، واقعے، شخصیت، جگہ، داستان یا روایت کی طرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ کیجیے۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی   میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اس شعر میں "ابن مریم" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے جو مُردوں کو بہ حکم ربی زندہ کر دیا کرتے تھے۔

صنعت تکرار:

تکرار کے لغوی معنی ہیں: بار بار دہرانا لیکن اصطلاح میں صنعت تکرار ایسی صنعت کو کہتے ہیں جہاں مصرعوں یا شعروں میں ایک لفظ کو دو یا دو سے زیادہ بار دہرایا جائے۔ جیسے: کیسے کیسے، کہاں کہاں، رفتہ رفتہ وغیرہ۔ شعر ملاحظہ کیجیے۔

پتّا پتّا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے\
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

صنعت تضاد:

علم بدیع کی اصطلاح میں کلام میں دو ایسے الفاظ استعمال کرنا جو ایک دوسرے کے متضاد یا الٹ ہوں۔ مثال کے طور پر ہنسنا اور رونا، سیاہ اور سفید، امید و ناامیدی، رنج اور خوشی، مقدم اور مؤخر، زمین اور آسمان وغیرہ۔ مثلاً یہ شعر:

ہزار مرتبہ بہتر ہے بادشاہی سے\
اگر نصیب ترے کوچے کی گدائی ہو

اس شعر میں "بادشاہی اور گدائی" کے الفاظ ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

۵) درج ذیل اشعار میں نشان دہی کریں کہ صنعت تلمیح، صنعت تکرار یا صنعت تضاد میں سے کون سی صنعت استعمال ہوئی ہے۔ 09814013

۱۔	مری قدر کر اے زمینِ سخن	تجھے بات میں آسماں کر دیا
۲۔	کیا ضرور ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب	آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی
۳۔	دہن پر ہیں ان کے گماں کیسے کیسے	کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے

جواب: ۱۔ پہلے شعر میں صنعتِ تضاد استعمال ہوئی ہے۔ زمین، آسمان متضاد الفاظ ہیں۔

۲۔ دوسرے شعر میں صنعتِ تلمیح استعمال ہوئی ہے۔ کوہِ طور تلمیح ہے۔ طور وہ مشہور پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

تعالیٰ سے اُن کے دیدار کی خواہش کا اظہار تھا۔

۳۔ تیسرے شعر میں صنعت تکرار کا استعمال ہوا ہے۔ لفظ ''کیسے، کیسے'' کی تکرار ہوئی ہے۔

تلخیص نگاری:

تلخیص نگاری سے مراد کسی اقتباس یا عبارت کا خلاصہ اس طرح بیان کرنا ہے کہ اس کا اختصار تقریباً جامع الفاظ میں ظاہر ہو جائے۔

تلخیص کرتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

- ☆ تلخیص اصل جملے یا اقتباس کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔
- ☆ تلخیص میں مترادف الفاظ کا استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ جامع قسم کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔
- ☆ تلخیص میں تشبیہ یا مثال نہیں دیا کرتے۔
- ☆ اگر تلخیص میں ایک یا دو اسم معرفہ قبیل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو وہ تلخیص میں ضرور آ جائیں گے۔
- ☆ تلخیص کا عمل تشریح کے عمل کا متضاد ہوتا ہے یعنی کم از کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مفہوم ادا کیا جاتا ہے۔

مثلاً ذیل کے دو جملوں کی تلخیص کچھ یوں ہو گی:

☆ میں نے آج یکم اکتوبر بروز جمعرات سکول میں اردو کے مضمون کا ٹیسٹ دیا۔

میں نے آج سکول میں اردو کا ٹیسٹ دیا۔

☆ گزشتہ دنوں اتوار کے روز ہم سب بہنوں بھائیوں نے اپنے والدین کے ہم راہ چڑیا گھر دیکھا۔

اتوار کو ہم نے چڑیا گھر دیکھا۔

۲) درج ذیل جملوں کی تلخیص کریں۔

(الف) جناب عالی! میں آپ کی ہر بات پر سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ 09814014

جواب: میں آپ کا حکم مانتا ہوں۔

(ب) ہم نے احمد سے زیادہ عدل وانصاف، جرأت و ہمت، لطف و کرم اور جود و سخا کا حامل شخص نہیں دیکھا۔ 09814015

جواب: احمد عادل، باہمت اور سخی ہے۔

اضافی مختصر سوالات

س1۔ علم بدیع سے کیا مراد ہے؟ 09814016

جواب: بدیع کے لغوی معنی تو انوکھا، نادر یا نئی چیز کے ہیں۔ لیکن اردو ادب کی اصطلاح میں علم بدیع اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلام میں خوبصورتی پیدا کرنے کے طریقے معلوم ہوں۔

س2۔ علم بدیع کی کتنی قسمیں ہیں؟ 09814017

جواب: علم بدیع کی دو قسمیں ہیں: صنائع لفظی اور صنائع معنوی۔

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

09814018

س3۔ صنعت تلمیح کسے کہتے ہیں؟

جواب: تلمیح کے لغوی معنی اشارہ کرنا کے ہیں۔ ادب کی اصطلاح میں کلام میں کسی مشہور قصے، واقعے، شخصیت، جگہ، داستان یا روایت کی طرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں۔ **مثلاً:** ابنِ مریم، چاہِ یوسف، کشتیِ نوح وغیرہ۔

09814019

س4۔ صنعت تضاد سے کیا مراد ہے؟

جواب: علم بدیع کی اصطلاح میں کلام میں دو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو ایک دوسرے کے الٹ یا متضاد ہوں۔ **مثلاً:** سیاہ اور سفید، امید، ناامیدی وغیرہ۔

09814020

س5۔ تلخیص نگاری کسے کہتے ہیں؟

جواب: تلخیص نگاری سے مراد کسی اقتباس یا عبارت کا خلاصہ اس طرح بیان کرنا کہ اس کا اختصار تقریباً جامع الفاظ میں ظاہر ہو جائے۔

09814021

س6۔ نظم "پیامِ لطیف" میں "اپنی ہستی کو اس نے پہچانا" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: شاعر کی مراد ہے کہ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا، جو عرفانِ ذات حاصل کر لے وہ رب کریم کی معرفت حاصل کر لیتا ہے اور اپنی وجہ تخلیق کو بھی پہچان لیتا ہے۔

09814022

س7۔ کیا اردو کے علاوہ بھی کسی زبان میں صوفیانہ شاعری موجود ہے؟

جواب: جی ہاں! اردو زبان کے علاوہ بھی پاکستان کی دیگر زبانوں جیسے پشتو، پنجابی، سندھی، سرائیکی اور بلوچی زبان میں صدیوں سے صوفیانہ شاعری لکھی اور پسند کی جا رہی ہے۔

09814023

س8۔ شاعر شیخ ایاز کو کس حیثیت سے جانا جاتا ہے؟

جواب: شیخ ایاز جدید سندھی ادب کے بانیوں میں سے ہیں۔ آپ کو مزاحمتی ادیب، ترقی پسند شاعر اور سندھی صوفی بزرگ شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کے منظوم مترجم کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

09814024

س9۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کا دورِ حیات کیا ہے؟

جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کا شمار سندھ کی بزرگ ترین شخصیات میں ہوتا ہے آپ کا دورِ حیات ۱۶۸۹ء تا ۱۷۵۲ء ہے۔

09814025

س10۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کا شعری مجموعہ کس نام سے شائع ہوا اور کس نے اس کا ترجمہ کیا؟

جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کا سندھی شاعری مجموعہ "شاہ جو رسالو" کے نام سے شائع ہوا۔ جس کا منظوم ترجمہ شیخ ایاز نے کیا۔

09814026

س11۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کے سندھی کلام کی خوبی کیا ہے؟

جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کی خوبی یہ ہے کہ انھوں نے اپنے سندھی کلام سے سندھ کو محبت، امن، رواداری اور بھائی چارے کا گہوارہ بنانے کی تعلیم دی۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

کثیر الانتخابی سوالات

1- شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کب پیدا ہوئے: 09814027

(A) ۱۶۸۹ (B) ۱۶۷۰ (C) ۱۶۸۰ (D) ۱۵۶۰

2- شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ فوت ہوئے: 09814028

(A) ۱۷۵۰ (B) ۱۷۵۴ (C) ۱۷۵۲ (D) ۱۷۵۶

3- شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کا اردو ترجمہ کیا: 09814029

(A) شیخ ابراہیم (B) غلام حسین (C) اسد اللہ خان غالب (D) شیخ ایاز

4- شامل نصاب نظم "پیام لطیف" کس کا منظوم اردو ترجمہ ہے: 09814030

(A) آگی قدم (B) شاہ جو رسالو (C) پیام مشرق (D) شعلہ بیاں

5- شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ کا آباد کردہ ریت کا ٹیلا کس نام سے مشہور ہے: 09814031

(A) سرکلیان (B) بھٹ شاہ (C) کرم آباد (D) منظور آباد

6- شیخ ایاز کو کس شخصیت کے ساتھ بے پناہ عقیدت کی بنا پر ان کے مزار کے قریب دفن کیا گیا: 09814032

(A) شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمتہ اللہ علیہ (B) مخدوم بلال

(C) مخدوم نوح (D) شاہ عبدالکریم

7- شیخ ایاز کا پہلا ادبی کارنامہ شکار پور سے رسالے کا اجرا تھا: 09814033

(A) دس قدم (B) آگی قدم (C) پچاس قدم (D) دو چار قدم

8- والی شش جہات: 09814034

(A) اعلیٰ اور علیم (B) قائم و دائم (C) واحد ذات (D) اول و آخر

9- دوسروں پر فوقیت اسے ملتی ہے جو پہچانتا ہے: 09814035

(A) اپنے رب کو (B) اپنے رسول کو (C) اپنے مالک کو (D) اپنی ہستی کو

10- ہم نے گوہرِ بے بہا کو چھوڑ کر اپنا دامن بھر لیا: 09814036

(A) پتھروں سے (B) ہیروں سے (C) سنگ ریزوں سے (D) نگینوں سے

11- ہماری کشتی کے رخ کو کس نے موڑ دیا ہے: 09814037

(A) موجِ طوفانِ دریا (B) موجِ طوفانِ سمندر (C) موجِ طوفان (D) موجِ طوفانِ معصیت

12- ہم نے اپنی غفلت سے کس عہد کو توڑ دیا ہے: 09814038

(A) عہدِ الست (B) عہدِ دائم (C) عہدِ وفا (D) عہد

13- تلمیح کی نشان دہی کیجیے: 09814039

(A) صبح و شام (B) موتی جیسے دانت (C) ابن مریم (D) سیاہ اور سفید

14- صنائع لفظی اور صنائع معنوی اقسام ہیں: 09814040

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

www.taleemzone.com

(A) صنعت تلمیح کی   (B) صنعت تضاد کی   (C) صنعت تکرار کی   (D) علم بدیع کی

-15 مصرعوں یا شعروں میں کسی لفظ کو دو یا زیادہ بار دہرایا جائے تو یہ اصطلاح کہلاتی ہے:

(A) صنعت تلمیح   (B) صنعت تضاد   (C) علم بدیع   (D) صنعتِ تکرار

814041

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	A	2	C	3	D	4	B	5	B
6	A	7	B	8	C	9	D	10	C
11	D	12	A	13	C	14	D	15	D

www.taleemzone.com

Educational Guide
TALEEM ZONE